سبق..8

کابلی والا

میری پانچ برس کی بچّی، جس کا نام منّی ہے، گھڑی بھر بھی خاموش نہیں رہتی ہے۔ ایک دن صبح سویرے میں اپنے ناول کا سترہواں باب لکھ رہا تھا، منّی نے آ کر کہا:

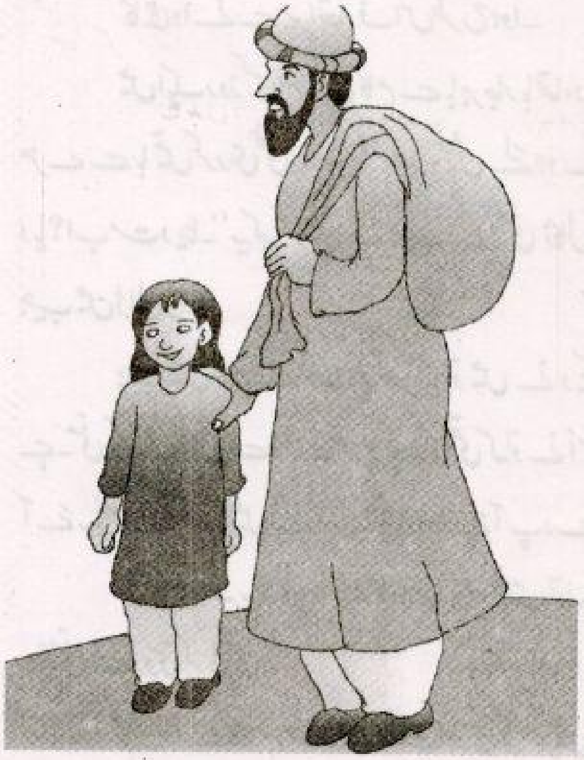

''بابو جی! سبودھ (میرا نوکر) کوّے کو کاگ کہتا ہے، وہ کچھ نہیں جانتا۔'' اور اس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں اُس نے دوسری بات شروع کردی: دیکھئے بابو جی بھولا کہتا ہے کہ آسمان میں ہاتھی اپنی سونڈوں سے پانی برساتے ہیں، بھولا ایسی ہی جھوٹی باتیں کرتا ہے''۔

میں نے ہنس کر منّی سے کہا: منّی تو بھولا کے ساتھ جا کر کھیل، مجھے اس وقت کام کرنا ہے۔''

میرا گھر سڑک کے کنارے ہے۔ ایک دن منّی میرے کمرے میں کھیل رہی تھی، اچانک وہ کھیل چھوڑ کر برآمدے میں دوڑنے لگی اور زور زور سے ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارنے لگی۔

کابلی والے کے کندھے پر میوے کا تھیلا اور ہاتھ میں انگوروں کی پٹاری تھی۔ موٹے موٹے کپڑے کا

ڈھیلا ڈھالا کرتا پہنے، صافہ باندھے، لمبے ڈول کا ایک کابلی والا سڑک پر آہستہ آہستہ چلا جارہا تھا۔

منّی کی آواز سن کر، ہنس مکھ کابلی والے نے گھوم کر دیکھا۔ منّی گھبرا گئی اور اس کابلی والے کو پھاٹک میں اندر آتا دیکھ کر بھاگ گئی۔ اس لئے کہ منّی کی ماں کہا کرتی تھی کہ کابلی والے بچوں کو تھیلے میں ڈال کر لے جاتے ہیں۔

میں نے منّی کا خوف دور کرنے کے لئے اُس کو اندر سے بلایا۔ کابلی والا اپنی جھولی سے کشمش نکال کر منّی کو دینے لگا۔ منّی کسی طرح لینے پر راضی نہ ہوئی۔ اُس کا شبہ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ ڈر کر مجھ سے لپٹ گئی۔

کابلی والے سے میرا تعارف اس طرح ہوا۔

میں ایک روز کسی ضروری کام سے باہر جا رہا تھا، دروازے پر دیکھا کہ منّی اُس کابلی والے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ بادام اور کشمش لئے ہوئے تھی۔ میں نے کابلی والے سے کہا: ''یہ سب کیوں دیا؟ اب مت دینا۔'' یہ کہہ کر میں نے جیب سے اٹھنّی نکال کر کابلی والے کو دی۔ اُس نے بلا جھجک اٹھنی لے کر جیب میں ڈال لی۔

جب میں کام سے لوٹ کر گھر آیا تو میں نے دیکھا کہ اُس اٹھنّی کی وجہ سے گھر میں بڑا شور مچا ہوا ہے۔ منّی کی ماں اُس سے ڈانٹ کر پوچھ رہی تھی کہ تو نے اُس سے اٹھنّی کیوں لی؟ منّی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُس نے کہا: ''میں نے نہیں مانگی، وہ اپنے آپ دے گیا۔'' میں منّی کو لے کر باہر چلا گیا۔

معلوم ہوا کہ یہ کابلی والے کا دوسرا پھیرا نہیں تھا۔ وہ روز روز گھر آتا تھا۔ اور پستے بادام دے کر اُس نے منّی سے دوستی کر لی تھی۔

کابلی والے کا نام رحمت تھا۔ رحمت اور منّی کی عمر میں زمین آسمان کا فرق تھا، پھر بھی دونوں ایک دوسرے کے دوست ہو گئے۔ اُن دونوں میں کچھ بندھی ٹکی باتیں ہوتی تھیں۔

کابلی والا کہتا: ''منّی سسرال جاؤ گی؟ منّی نہیں جانتی کہ سسرال کسے کہتے ہیں؟ لیکن بھلا وہ چپ رہنے والی کہاں تھی۔ وہ اُلٹا کابلی والے سے پوچھتی: ''تم سسرال جاؤ گے؟'' رحمت گھونسا تان کر کہتا: '' میں تو

سسرے کو ماروں گا۔'' یہ سن کرمنّی خوب ہنستی۔

ہر سال جب جاڑے کا موسم ختم ہونے لگتا، تو رحمت اپنے وطن جانے کی تیاری کرتا اور گھر گھر جا کر اپنا روپیہ وصول کرتا، مگر ایک بار منّی سے ملنے ضرور آتا۔

ایک دن میں اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا، اچانک گلی میں بڑا شور وغل سنائی دیا۔ میں نے کھڑے ہو کر دیکھا رحمت کو دو سپاہی باندھے لئے جا رہے تھے، پیچھے سے لڑکوں اور راہ گیروں کا مجمع چلا آ رہا تھا۔ رحمت کے کُرتے پر خون کے دھبے تھے اور ایک سپاہی کے ہاتھ میں خون سے بھری چھری تھی۔ میں بھاگ کر گیا اور سپاہیوں کو روک کر پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' معلوم ہوا کہ پڑوس میں ایک چپراسی کو سیکڑوں گالیاں دے رہا تھا۔ اس بیچ ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارتی ہوئی منّی بھی وہاں آ گئی۔

رحمت کا چہرہ دم بھر کے لئے خوشی سے کھل اُٹھا۔ منّی نے آتے ہی اُس سے پوچھا۔ ''تم سسرال جاؤ گے؟''

رحمت نے ہنس کر کہا: ''ہاں وہیں جا رہا ہوں۔'' اُس نے دیکھا کہ اس جواب سے منّی کو ہنسی آ گئی تب اُس نے گھونسا دکھا کر کہا: ''میں سسرے کو مارتا تو ضرور، لیکن کیا کروں میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

کچھ دنوں کے بعد اس جُرم میں رحمت کو سات سال کی سزا ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد کئی دن گزر گئے، منّی کابلی والے کو بھول گئی۔

منّی بڑی ہو گئی اور پھر اُس کی شادی بھی طے ہو گئی۔ آخر کار شادی کی تاریخ آ پہنچی۔ مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا۔ اچانک اُس وقت رحمت وہاں آ گیا۔

پہلے تو میں اُس کو پہچان نہ سکا لیکن اس کی ہنسی سے سمجھ گیا کہ یہ رحمت ہے، میں نے پوچھا: ''کیوں رحمت کب آئے؟''

''کل ہی شام کو جیل سے چھوٹا ہوں۔''

میں نے کہا: ''آج تو میں بہت مصروف ہوں، پھر کبھی آنا۔''

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

وہ اُداس ہو کر جانے لگا، لیکن پھر ہچکچاتے ہوئے بولا: ''بابو جی! منّی کہاں ہے؟''

میں نے کہا: ''آج گھر میں کام ہے، منّی سے بھی ملاقات نہ ہوگی۔'' وہ اُداس ہو گیا۔

''اچھا... بابو جی سلام۔'' کہہ کر جانے لگا۔

مجھے جیسے دھکا سا لگا۔ جی چاہا کہ اُس کو بلالوں۔ اتنے میں دیکھا کہ وہ خود ہی واپس آرہا ہے۔ واپس آکر اُس نے کہا: ''یہ کچھ کشمش بادام منّی کے لئے لایا تھا، اُس کو دے دیجئے۔''

میں نے اس کی قیمت ادا کرنی چاہی۔ تب اُس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: ''آپ کی مہربانی میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے قیمت نہ دیجئے، بابو جی! منّی جیسی میری بھی بیٹی ہے، اسی لئے میں اُس کے لئے میوہ لاتا تھا۔ میں یہاں سودا بیچنے نہیں آتا۔''

اِتنا کہہ کر اُس نے کرتے کے اندر سے ایک میلے کاغذ کی پُڑیا نکالی۔ بڑی احتیاط سے پڑیا کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ اُس کاغذ پر ایک چھوٹے سے ہاتھ کا نشان تھا۔ اپنی بیٹی کی اِس نشانی کو چھاتی سے لگا کر رحمت اتنی دور سے میوہ بیچنے کلکتہ آیا تھا۔

یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے، میں سب کچھ بھول گیا، بس یہ بات یاد رہ گئی کہ میں بھی باپ ہوں اور وہ بھی باپ ہے۔ میں نے اُسی وقت منّی کو اندر سے بلایا۔ منی شادی کے کپڑے اور زیور پہنے ہوئے آئی، اور شرمائی شرمائی میرے سامنے کھڑی ہوگئی۔

اُس کو دیکھ کر کابلی والا گھبرا سا گیا اور بات بھی نہ کرسکا۔ پھر اُس نے ہنس کر کہا:

''منّی! تو سسرال جا رہی ہے؟''

اب منّی سسرال کے معنی سمجھنے لگی تھی، اس نے شرما کے سر جھکا لیا۔ رحمت کچھ سوچ کر زمین پر بیٹھ گیا، جیسے اُس کو یکایک احساس ہوا کہ اُس کی لڑکی بھی اتنے دنوں میں بڑی ہوگئی ہوگی۔ ان آٹھ برسوں میں اُس کا کیا ہوا، کون جانے! وہ اُس کی یاد میں کھو گیا۔

☆ رابندر ناتھ ٹیگور

مشق

معنی یاد کیجیے:

باب	—	کتاب کا کوئی مکمل حصہ
شبہ	—	شک
احتیاط	—	سوجھ بوجھ سے کام کرنا
زمین آسمان کا فرق	—	بہت بڑا فرق، نمایاں فرق
میوہ	—	سوکھے پھل جیسے پستہ، بادام، کشمش، آخروٹ وغیرہ
صافہ	—	پگڑی
مجمع	—	بھیڑ
مصروف	—	کام میں لگا ہوا
یکا یک	—	اچانک

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ منّی کون تھی؟

2۔ منی نے بابو جی سے سبو دھ کی کیا شکایت کی؟

3۔ کابلی والے کو دیکھ کر منّی کیوں گھبرا گئی؟

4۔ کابلی والے کو جیل کیوں بھیجا گیا؟

5۔ منّی کو دیکھ کر کابلی والے کو کیا یاد آیا؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ کابلی والے سے میرا.............اس طرح ہوا۔ (تعارف، پہچان)

2۔ کابلی والے کا..............رحمت تھا۔ (نام،کام)

3۔ رحمت گھر گھر جا کر اپنا روپیہ............کرتا تھا۔ (وصول،قبول)

4۔ سردار سر پر..............باندھتے ہیں۔ (صافہ،چغا)

5۔ کابلی والا کہتا! منّی.........جاؤ گی؟ (سسرال،کوتوال)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

لین دین، حق، مال، میوہ، چادر

دیئے ہوئے الفاظ کی جمع بتائیے:

بات، برس، سپاہی، لڑکی، میوہ

☆ نیچے دیئے گئے کلمات میں اسم، ضمیر، فعل صفت اور حرف کو چن کر دیئے گئے باکس میں لکھیے:

کھانا، سوکھا، نیا، پرانا، اوپر، میں، اچھا، کو، تک، مسجد، کرسی، بابو، لکھنا، وہ، منی، تھیلا، رحمت، کاغذ، کلکتہ، پگڑی، بادام، چھوٹے، سے

اسم	ضمیر	فعل
....	....	....
....	....	....

صفت	حرف
....	....
....	....

کلمہ کی پانچ قسمیں ہیں اسم، ضمیر، فعل، صفت اور حرف

غور کیجیے:

رابندر ناتھ ٹیگور بنگلہ زبان کے بڑے ادیب ہیں۔ کابلی والا اُن کی ایک مشہور کہانی ہے جس میں ایک باپ کی اپنی بیٹی سے محبت کا ذکر ہے جسے یاد کر کے وہ ایک دوسری بچی کو بیٹی کی طرح چاہنے لگتا ہے۔ انسان کے دلی جذبات اور محبت کی خوبصورت عکاسی اس کہانی کی خصوصیت ہے۔

عملی سرگرمی:

☆ رابندر ناتھ ٹیگور کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے اُن کے بارے میں پانچ جملے لکھیے...